



كلاس: 9th

مضمون: اردو

سبق: 8: كتبه

مصنف: غلام عباس (1909ء تا 1982ء)

❖ اہم معروضی سوالات:

1. غلام عباس کہاں پیدا ہوئے؟

(الف) لاہور

(ب) کراچی

(ج) دہلی

(د) امرتسر

2. امرتسر کس علاقے میں واقع ہے؟

(الف) سندھ

(ب) بلوچستان

(ج) خیبر پختونخوا

(د) مشرقی پنجاب

3. غلام عباس نے میٹرک کہاں سے پاس کیا؟

(الف) گورنمنٹ کالج لاہور

(ب) اسلامیہ کالج لاہور

(ج) سنٹرل ماڈل سکول

(د) دیال سنگھ ہائی سکول لاہور

4. غلام عباس نے میٹرک کے بعد کون سے امتحانات پاس کیے؟

(الف) سائنس

(ب) انجینئرنگ

(ج) طب

(د) علوم شرقیہ

5. غلام عباس کو لکھنے کا شوق کب سے تھا؟

(الف) جوانی سے

(ب) تعلیم کے بعد

(ج) ملازمت کے بعد

(د) بچپن سے

6. غلام عباس نے ابتدائی دور میں کیا کیا؟

(الف) شاعری لکھی

(ب) ڈرامے لکھے

(ج) ناول لکھے

(د) غیر ملکی افسانوں کے تراجم کیے

7. غلام عباس بچوں کے کس رسالے کے مدیر رہے؟

(الف) تعلیم

(ب) ہمدرد

(ج) کلیاں

(د) پھول

8. غلام عباس خواتین کے کس رسالے کے مدیر رہے؟

(الف) عصمت

(ب) خواتین

(ج) ادب لطیف

(د) تہذیب نسواں

9. غلام عباس کس سال آل انڈیا ریڈیو سے منسلک ہوئے؟

(الف) 1935ء

(ب) 1936ء

(ج) 1937ء

(د) 1938ء

10. پاکستان کب قائم ہوا؟

(الف) 1945ء

(ب) 1946ء

(ج) 1948ء

(د) 1947ء

11. پاکستان بننے کے بعد غلام عباس کہاں آگئے؟

(الف) بھارت

(ب) افغانستان

(ج) ایران

(د) پاکستان

12. پنجاب ایڈوائزری بورڈ نے غلام عباس کو کس چیز سے نوازا؟

(الف) تمغہ

(ب) زمین

(ج) وظیفہ

(د) نقد انعام

13. حکومت پاکستان نے غلام عباس کو کون سا اعزاز دیا؟

(الف) بلال امتیاز

(ب) نشان امتیاز

(ج) تمغہ حسن کارکردگی

(د) ستارہ امتیاز

14. غلام عباس اردو ادب کی کس صنف میں مشہور ہیں؟

(الف) شاعری

(ب) ڈرامہ

(ج) تحقیق

(د) افسانہ نگاری

15. غلام عباس کے افسانوی مجموعوں میں کون سا شامل ہے؟

(الف) دھنک

(ب) گوندنی والا

(ج) وزیر و من ورا

(د) آئندی

16. "دھنک" کیا ہے؟

(الف) افسانہ

(ب) ڈرامہ

(ج) مضمون

(د) ناول

17. غلام عباس نے کس کی کتاب کا اردو ترجمہ کیا؟

(الف) قائد اعظم

(ب) علامہ اقبال

(ج) لیاقت علی خان

(د) ایوب خان

18. ایوب خان کی کتاب "Friends, Not Masters" کا اردو ترجمہ کیا ہے؟

(الف) نئی دنیا

(ب) زندگی کی حقیقت

(ج) فکر و فن

(د) جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

19. اردو افسانے کی روایت کا آغاز کس نے کیا؟

(الف) سعادت حسن منٹو

(ب) کرشن چندر

(ج) احمد ندیم قاسمی

(د) منشی پریم چند

20. افسانہ "کتبہ" کس افسانوی مجموعے سے لیا گیا ہے؟

(الف) جاڑے کی چاندنی

(ب) گن ہیں

(ج) دھنک

(د) آئندی

21. دفاتروں کی عمارتیں شہر سے کتنے فاصلے پر واقع تھیں؟

(الف) ایک میل

(ب) پانچ میل

(ج) دس میل

(د) ڈیڑھ دو میل

22. ان عمارتوں میں تقریباً کتنے آدمی کام کرتے تھے؟

(الف) ایک ہزار

(ب) دو ہزار

(ج) تین ہزار

(د) چار ہزار

23. صبح دفتروں میں جانے کا وقت تقریباً کب تھا؟

(الف) نو بجے

(ب) دس بجے

(ج) گیارہ بجے

(د) ساڑھے دس بجے

24. سہ پہر دفتروں سے چھٹی کا وقت کب تھا؟

(الف) چار بجے

(ب) پانچ بجے

(ج) تین بجے

(د) ساڑھے چار بجے

25. دفتر سے نکلنے کے بعد سڑک کا منظر کیسا ہو جاتا تھا؟

(الف) سنسان

(ب) پرسکون

(ج) خالی

(د) دریا کی طرح لوگوں سے بھر جاتا تھا

26. شریف حسین کس عہدے پر کام کرتا تھا؟

(الف) ہیڈ کلرک

(ب) سپرنٹنڈنٹ

(ج) اکاؤنٹنٹ

(د) کلرک درجہ دوم

27. شریف حسین دفتر سے کب نکلا؟

(الف) دیر سے

(ب) وقت پر

(ج) بہت دیر سے

(د) معمول سے کچھ پہلے

28. شریف حسین کے پاس اس دن کتنے روپے کا نوٹ تھا؟

(الف) دو روپے

(ب) تین روپے

(ج) چار روپے

(د) پانچ روپے

29. شریف حسین کی بیوی کہاں گئی ہوئی تھی؟

(الف) بازار

(ب) اپنے رشتہ داروں کے گھر

(ج) گاؤں

(د) میکے

30. شریف حسین نے دن میں کھانے کے لیے کیا کھایا تھا؟

(الف) چاول

(ب) روٹی

(ج) سالن

(د) پوریاں

31. شریف حسین رات کا کھانا کہاں کھانے کا ارادہ رکھتا تھا؟

(الف) گھر

(ب) دفتر

(ج) دوست کے گھر

(د) سستے ہوٹل میں

32. دفتروں سے نکلنے والے لوگوں میں کون کون شامل تھے؟

(الف) ڈاکٹر

(ب) انجینئر

(ج) وکیل

(د) ٹائیسٹ، ریکارڈ کیپر، اکاؤنٹنٹ وغیرہ

33. سائیکل سوار کلرک عموماً کیا پہنے ہوتے تھے؟

(الف) سوٹ

(ب) شلوار قمیص

(ج) دھوتی

(د) نیکر اور آدھی آستین کی قمیص

34. بعض کلرک فائلیں گھر کیوں لے جاتے تھے؟

(الف) دکھانے کے لیے

(ب) بیچنے کے لیے

(ج) کھیلنے کے لیے

(د) دفتر کا کام حل کرنے کے لیے

35. زیادہ تر کلرک گھر جا کر فائلوں کے ساتھ کیا کرتے تھے؟

(الف) فوراً کام مکمل کرتے

(ب) جلا دیتے

(ج) پھینک دیتے

(د) دیکھنے کا موقع بھی نہیں ملتا تھا

36. کلرک اکثر کس زبان میں بات کرنے کی کوشش کرتے تھے؟

(الف) اپنی مادری زبان

(ب) فارسی

(ج) عربی

(د) غیر زبان

37. وہ غیر زبان میں بات کیوں کرتے تھے؟

(الف) شوق کے لیے

(ب) تعلیم کے لیے

(ج) کھیل کے لیے

(د) دفتر میں افسروں سے اسی زبان میں بات کرتے تھے

38. کلرکوں میں کس عمر کے لوگ شامل تھے؟

(الف) صرف نوجوان

(ب) صرف بوڑھے

(ج) صرف بچے

(د) ہر عمر کے لوگ

39. تانگے میں ایک سواری کم دیکھ کر کون سوار ہوا؟

(الف) اکاؤنٹنٹ

(ب) سپرنٹنڈنٹ

(ج) ٹائپسٹ

(د) شریف حسین

40. تانگا شہر میں کہاں رکا؟

(الف) بازار میں

(ب) ہوٹل کے پاس

(ج) پارک کے پاس

(د) شہر کے دروازے کے قریب

41. شریف حسین تانگے سے اتر کر کہاں گیا؟

(الف) اپنے گھر

(ب) دفتر

(ج) پارک

(د) جامع مسجد کی طرف

42. جامع مسجد کی سیڑھیوں کے گرد کیا لگا ہوتا تھا؟

(الف) باغ

(ب) مدرسہ

(ج) مکتب

(د) دکانیں

43. جامع مسجد کے پاس کون لوگ جمع ہوتے تھے؟

(الف) صرف تاجر

(ب) صرف طلبہ

(ج) صرف مزدور

(د) ہر قسم کے لوگ

44. شریف حسین کن لوگوں کے پاس رک کر تماشا دیکھتا تھا؟

(الف) اساتذہ

(ب) ڈاکٹروں

(ج) پولیس والوں

(د) حکیموں، سنیاسیوں اور تعویذ بیچنے والوں

45. کباڑیوں کی دکانوں پر کس قسم کی چیزیں تھیں؟

(الف) صرف کپڑے

(ب) صرف کتابیں

(ج) صرف کھلونے

(د) مختلف پرانی چیزیں

46. شریف حسین کی نظر کس چیز پر پڑی؟

(الف) لکڑی کے ٹکڑے پر

(ب) لوہے کے ٹکڑے پر

(ج) شیشے کے ٹکڑے پر

(د) سنگ مرمر کے ٹکڑے پر

47. سنگ مرمر کا ٹکڑا کہاں سے آیا ہوا معلوم ہوتا تھا؟

(الف) کسی مسجد سے

(ب) کسی سکول سے

(ج) کسی بازار سے

(د) مغل بادشاہوں کے مقبرے سے

48. کباڑی نے سنگ مرمر کے ٹکڑے کی قیمت کیا بتائی؟

(الف) ایک روپیہ

(ب) دو روپے

(ج) چار روپے

(د) تین روپے

49. شریف حسین نے کباڑی کو کتنی قیمت دینے کی پیشکش کی؟

(الف) دو روپے

(ب) ڈیڑھ روپیہ

(ج) بارہ آنے

(د) ایک روپیہ

50. شریف حسین نے سنگ مرمر کا ٹکڑا کیوں خریدا؟

(الف) کھیلنے کے لیے

(ب) بیچنے کے لیے

(ج) تحفہ دینے کے لیے

(د) مستقبل میں اپنے نام کی تختی بنانے کے خیال سے

51. ملازمت کے شروع میں شریف حسین کے دل میں کیا جذبہ تھا؟

(الف) سستی

(ب) مایوسی

(ج) بے فکری

(د) کام کا جوش اور ترقی کا ولولہ

52. کتنے عرصے بعد شریف حسین کا جوش کم ہونے لگا؟

(الف) ایک سال

(ب) تین سال

(ج) چار سال

(د) دو سال

53. سنگ مرمر کے ٹکڑے نے شریف حسین کے ذہن میں کیا پیدا کیا؟

(الف) غصہ

(ب) خوف

(ج) مایوسی

(د) امید اور نئے خیالات

54. تنخواہ ملنے کے بعد شریف حسین نے سب سے پہلے کیا کیا؟

(الف) کپڑے خریدے

(ب) گھر کا سامان خریدا

(ج) کھانا کھایا

(د) سنگ مرمر کا ٹکڑا سنگ تراش کے پاس لے گیا

55. سنگ تراش نے کتبہ پر کیا کیا؟

(الف) تصویر بنائی

(ب) رنگ کیا

(ج) نقش بنایا

(د) نام کندہ کیا

56. کتبہ پر نام دیکھ کر شریف حسین کو کیسا محسوس ہوا؟

(الف) غصہ

(ب) خوف

(ج) حیرت

(د) خوشی

57. شریف حسین کتبہ کو اخبار میں کیوں لپیٹ کر لایا؟

(الف) حفاظت کے لیے

(ب) صفائی کے لیے

(ج) تحفہ دینے کے لیے

(د) لوگوں کی نظروں سے بچانے کے لیے

58. گھر پہنچ کر شریف حسین نے سب سے پہلے کیا کیا؟

(الف) کھانا کھایا

(ب) سو گیا

(ج) باتیں کیں

(د) کتبہ سے اخبار ہٹا کر دیکھا

59. شریف حسین کے گھر کے باہر کیا کمی تھی؟

(الف) دروازہ

(ب) کھڑکی

(ج) سیڑھی

(د) کتبہ لگانے کی جگہ

60. شریف حسین نے کتبہ کہاں رکھا؟

(الف) صندوق میں

(ب) میز پر

(ج) چارپائی کے نیچے

(د) بے کواڑ کی الماری میں

61. ہر روز دفتر سے آ کر شریف حسین سب سے پہلے کس چیز کو دیکھتا تھا؟

(الف) کھانا

(ب) اخبار

(ج) کپڑے

(د) کتبہ

62. کتبہ دیکھ کر شریف حسین کو کیا ملتا تھا؟

(الف) غصہ

(ب) نیند

(ج) خوف

(د) امید اور حوصلہ

63. شریف حسین کی بیوی اور بچے کب واپس آئے؟

(الف) فوراً

(ب) ایک دن بعد

(ج) ایک ہفتہ بعد

(د) کچھ عرصے بعد

64. بیوی بچوں کے آنے کے بعد شریف حسین کی زندگی میں کیا ہوا؟

(الف) آرام بڑھ گیا

(ب) خوشی بڑھ گئی

(ج) فرصت مل گئی

(د) مصروفیات اور فکریں بڑھ گئیں

65. کتبہ تقریباً کتنے عرصے تک الماری میں پڑا رہا؟

(الف) چھ ماہ

(ب) دو سال

(ج) تین ماہ

(د) ایک سال

66. شریف حسین نے کتبہ صندوق میں کیوں رکھا؟

(الف) چھپانے کے لیے

(ب) بیچنے کے لیے

(ج) صاف کرنے کے لیے

(د) بچے سے بچانے کے لیے

67. گرمیوں میں کتبہ کہاں ڈال دیا گیا؟

(الف) الماری میں

(ب) میز پر

(ج) چارپائی کے نیچے

(د) پرانے بکس میں

68. شریف حسین کو آخر کار کیا یقین ہو گیا؟

(الف) ترقی آسان ہے

(ب) دولت ملے گی

(ج) قسمت اچھی ہے

(د) ترقی قسمت سے ہوتی ہے

69. شریف حسین کی تنخواہ میں کتنے عرصے بعد اضافہ ہوتا تھا؟

(الف) ہر سال

(ب) ہر مہینے

(ج) ہر پانچ سال

(د) ہر دو سال

70. کتنے سال بعد شریف حسین کو عارضی طور پر ترقی ملی؟

(الف) پانچ سال

(ب) دس سال

(ج) پندرہ سال

(د) بارہ سال

71. شریف حسین کو کس عہدے کی جگہ دی گئی؟

(الف) ہیڈ کلرک

(ب) سپرنٹنڈنٹ

(ج) ٹائیسٹ

(د) کلرک درجہ اول

72. اس دن خوشی میں شریف حسین کیا کرتا ہوا گھر گیا؟

(الف) تانگے میں

(ب) سائیکل پر

(ج) بس میں

(د) پیدل

73. شریف حسین نے نیلام گھر سے کیا خریدا؟

(الف) الماری

(ب) چارپائی

(ج) میز

(د) لکھنے کی میز اور کرسی

74. میز آنے کے بعد اسے کس چیز کی یاد آئی؟

(الف) دوستوں کی

(ب) دفتر کی

(ج) پیسے کی

(د) کتبہ کی

75. شریف حسین کتبہ کہاں رکھتا تھا؟

(الف) چارپائی کے نیچے

(ب) صندوق میں

(ج) الماری میں

(د) میز پر

76. عارضی ترقی کے دوران شریف حسین کیا کرتا تھا؟

(الف) کم کام

(ب) صرف آرام

(ج) دفتر نہ جانا

(د) بہت زیادہ کام

77. تین مہینے بعد کیا ہوا؟

(الف) ترقی مستقل ہو گئی

(ب) تنخواہ بڑھ گئی

(ج) نئی نوکری مل گئی

(د) اسے پرانے عہدے پر واپس آنا پڑا

78. اس کے بعد شریف حسین کی حالت کیسی ہو گئی؟

(الف) بہت خوش

(ب) بے فکر

(ج) مطمئن

(د) مایوس اور افسردہ

79. وقت گزرنے کے ساتھ شریف حسین کے بالوں کا کیا حال ہوا؟

(الف) کالے ہو گئے

(ب) گر گئے

(ج) لمبے ہو گئے

(د) سفید ہونے لگے

80. آخر کار شریف حسین کو کس عمر میں پنشن ملی؟

(الف) پچاس سال

(ب) ساٹھ سال

(ج) پینتالیس سال

(د) ✓ پچپن سال

سابق: کتبہ — خلاصہ 

افسانہ "کتبہ" معروف افسانہ نگار Ghulam Abbas کی ایک مشہور اور معنی خیز تخلیق ہے۔ اس افسانے میں ایک معمولی سرکاری ملازم شریف حسین کی زندگی، اس کی امیدوں، خوابوں اور مایوسیوں کو حقیقت پسندانہ انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

شریف حسین ایک دفتر میں کلرک درجہ دوم کی حیثیت سے کام کرتا تھا۔ ایک دن وہ بازار میں ایک کباڑی کی دکان سے سنگ مرمر کا ایک ٹکڑا خرید لیتا ہے اور اس پر اپنا نام کندہ کروا لیتا ہے۔ اس کے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ مستقبل میں جب وہ ترقی کر کے بڑا افسر بن جائے گا اور اپنا گھر بنائے گا تو اس کتبے کو دروازے کے باہر لگائے گا تاکہ لوگ اس کا نام پڑھ سکیں۔

شروع میں یہ کتبہ اس کے دل میں ترقی، خوش حالی اور کامیابی کے خواب پیدا کرتا ہے۔ وہ زیادہ محنت سے کام کرنے لگتا ہے اور مستقبل کے بارے میں خوبصورت خیالات سوچتا رہتا ہے۔ لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ گھریلو ذمہ داریاں، بچوں کی پرورش، مالی مشکلات اور دفتری زندگی کی حقیقتیں اس کے خوابوں کو آہستہ آہستہ ختم کر دیتی ہیں۔ کتبہ کبھی الماری میں، کبھی صندوق میں اور کبھی گھر کے کسی کونے میں پڑا رہتا ہے اور اسی طرح اس کی امیدیں بھی ماند پڑ جاتی ہیں۔

آخر کار کئی سال گزر جاتے ہیں، شریف حسین بوڑھا ہو جاتا ہے اور ملازمت سے پنشن لے لیتا ہے۔ کچھ عرصے بعد بیماری کی وجہ سے اس کا انتقال ہو جاتا ہے۔ اس کی وفات

کے بعد اس کا بڑا بیٹا گھر کی صفائی کرتے ہوئے وہی کتبہ ڈھونڈ لیتا ہے۔ وہ اس پر معمولی سی ترمیم کروا کر اسے اپنے باپ کی قبر پر نصب کر دیتا ہے۔

اس طرح افسانہ یہ سبق دیتا ہے کہ انسان زندگی میں بڑے بڑے خواب دیکھتا ہے، مگر اکثر وہ خواب پورے نہیں ہو پاتے اور آخر کار انسان کا نام صرف قبر کے کتبے تک محدود رہ جاتا ہے۔

❖ مرکزی خیال (Central Idea)

افسانہ ”کتبہ“ میں ایک عام انسان کی زندگی، اس کی امیدوں اور ناکامیوں کی حقیقت کو بیان کیا گیا ہے۔ انسان زندگی میں ترقی اور خوش حالی کے بڑے بڑے خواب دیکھتا ہے، مگر اکثر حالات، ذمہ داریاں اور وقت کی سختیاں ان خوابوں کو پورا نہیں ہونے دیتیں۔ آخر کار انسان کی ساری زندگی کی جدوجہد صرف ایک کتبے تک محدود رہ جاتی ہے جو اس کی قبر پر لگا ہوتا ہے۔

❖ اہم پیراگراف

❑ پیراگراف 1:

دفتر اور ملازمین کا ماحول

شہر سے ڈیڑھ دو میل کے فاصلے پر ایک دفتر کا علاقہ ہے، جس میں کئی چھوٹے بڑے دفتر ہیں اور تقریباً چار ہزار لوگ کام کرتے ہیں۔ دن کے وقت دفتر کی چہل پہل زیادہ تر کمروں میں محدود رہتی ہے، لیکن صبح اور شام کے اوقات میں سڑکیں لوگوں کے ہجوم سے بھر جاتی ہیں۔

تشریح:

یہ پیراگراف ایک بڑے دفتر کے علاقے اور وہاں کام کرنے والے ملازمین کے ماحول کو بیان کرتا ہے۔ شہر سے کچھ فاصلے پر واقع ہونے کے باوجود، یہ علاقہ کام اور سرگرمی کا مرکز ہے۔ یہاں مختلف دفاتر ہیں، جو نہ صرف دفاتر کے اندر کام کے لحاظ سے

متحرک ہیں بلکہ صبح اور شام کے اوقات میں باہر کے راستے بھی ملازمین کے آنے جانے سے ہجوم سے بھر جاتے ہیں۔ دن کے درمیانی اوقات میں دفتر کے اندر کام زیادہ ہوتا ہے، جبکہ باہر کی گلیاں نسبتاً پرسکون رہتی ہیں۔ مصنف نے انسانی ہجوم کو ایک دریا کے روپ میں بیان کر کے اس منظر کو نہ صرف حقیقت کے قریب بلکہ ادبی رنگ بھی دیا ہے، جس سے پڑھنے والا دفتر کی مصروفیت اور شہر کے ہجوم کی شدت کو واضح طور پر محسوس کرتا ہے۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ دفتر کے ملازمین کی زندگی روزانہ ایک مخصوص دھارے اور نظم کے مطابق چلتی ہے، اور صبح و شام کے اوقات میں اس دھارے کی شدت عروج پر پہنچ جاتی ہے۔

■ پیراگراف 2:

شریف حسین کی روزمرہ زندگی

شریف حسین کلرک درجہ دوم ہیں۔ وہ دفتر سے صبح سویرے نکل کر تانگے سے شہر جاتے ہیں۔ ان کی زندگی میں محدود ذمہ داریاں اور آزادی ہے کیونکہ ان کی بیوی اور بچے مہینے کے آغاز میں میکے چلے جاتے ہیں۔ اس لیے وہ دن بھر بے فکری میں رہتے ہیں اور رات کو سڑکوں یا ہوٹل میں وقت گزارتے ہیں۔

تشریح:

یہ پیراگراف شریف حسین کی روزمرہ زندگی اور ان کے معمولات کو بیان کرتا ہے۔ وہ ایک درمیانی درجے کے کلرک ہیں، جن کا کام نہایت معقول مگر محدود ذمہ داریوں والا ہے۔ صبح کے وقت وہ تانگے کے ذریعے دفتر جاتے ہیں، جو ان کی معمول کی سرگرمیوں کا حصہ ہے۔ چونکہ ان کی بیوی اور بچے مہینے کے آغاز میں میکے چلے جاتے ہیں، اس لیے انہیں گھر میں کسی قسم کی دیکھ بھال یا گھریلو مصروفیت کا سامنا نہیں ہوتا، اور وہ دن بھر آزاد اور بے فکری میں رہتے ہیں۔ اس آزادی کے باعث وہ شام اور رات کو شہر میں گھومتے ہیں یا ہوٹل میں وقت گزارتے ہیں، جو ان کی زندگی کے محدود اور آرام دہ پہلو کو ظاہر کرتا ہے۔ مصنف نے یہاں اس بات پر زور دیا ہے کہ

شریف حسین کی زندگی میں آزادی اور ذمہ داری کا توازن کس طرح ان کی روزمرہ کی عادات اور رویوں پر اثر انداز ہوتا ہے۔

■ پیراگراف 3:

کلرکوں کی مختلف وضع قطع

دفتر سے نکلنے والے کلرکوں میں ہر عمر اور درجہ کے لوگ شامل ہیں، جن کی وضع قطع، لباس اور رویے مختلف ہیں۔ کچھ نوجوان سائیکل سوار ہیں، کچھ عمر رسیدہ اور تجربہ کار ہیں، اور ان سب کے رویے ان کی پیشہ ورانہ تربیت اور تجربے کو ظاہر کرتے ہیں۔ ان میں سے کچھ آدھی آستین قمیص، خاکی نیکر اور چپل پہنے ہوتے ہیں، سر پر سولا ہیٹ، کلائی پر گھڑی، منہ میں بیڑی لیے اور بغل میں فائلیں دھیلے ہوتے ہیں۔ کچھ نئے کلرک ابھی تازہ دم اور کم تجربہ کار ہیں، جبکہ عمر رسیدہ کلرکوں کی چال چلن اور حرکات میں مہارت اور سمجھ بوجھ کی جھلک نظر آتی ہے۔

تشریح:

یہ پیراگراف دفتر سے نکلنے والے کلرکوں کی مختلف ظاہری شکل، لباس اور رویے پر روشنی ڈالتا ہے۔ مصنف نے دکھایا ہے کہ کلرکوں کی عمر، تجربہ اور پیشہ ورانہ تربیت ان کی وضع قطع پر اثر ڈالتی ہے۔ نوجوان کلرک زیادہ تر تازہ دم اور جوش و خروش سے کام کرتے ہیں، سائیکل پر آتے جاتے ہیں، اور ان کا لباس عام طور پر سادہ ہوتا ہے۔ عمر رسیدہ کلرک تجربہ کار اور محتاط ہوتے ہیں، ان کی حرکات اور رویے میں سنجیدگی اور مہارت نظر آتی ہے۔

مصنف نے یہاں دفتر کے ماحول کی تفصیل اور مختلف کلرکوں کے کردار کو واضح کیا ہے تاکہ قاری کو یہ سمجھ آئے کہ ہر شخص کا دفتر میں کردار اور رویہ مختلف ہے، جو عمر، تربیت اور تجربے سے متاثر ہوتا ہے۔

■ پیراگراف 4:

زبان اور گفتگو

دفتر کے زیادہ تر کلرک ایک ہی مادری زبان بولتے ہیں، مگر اکثر وہ غیر زبان میں بات کرنے کی مشق کرتے ہیں تاکہ دفتر میں اپنے افسروں سے بات کر سکیں۔

تشریح:

یہ پیراگراف ظاہر کرتا ہے کہ کلرک صرف اپنے فنی یا عملی کام پر ہی توجہ نہیں دیتے بلکہ وہ اپنی بول چال اور سماجی مہارتوں کو بھی بہتر بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ دفتر میں افسران کے ساتھ مؤثر رابطہ قائم کرنے کے لیے کبھی کبھار کلرک اپنی مادری زبان چھوڑ کر دوسری زبان میں بات کرنے کی مشق کرتے ہیں۔ اس سے نہ صرف ان کی گفتگو میں روانی آتی ہے بلکہ وہ رسمی اور پیشہ ورانہ ماحول میں خود کو بہتر طریقے سے ڈھال پاتے ہیں۔ یہ مشق ان کی ذاتی ترقی اور پیشہ ورانہ کارکردگی کے لیے بھی اہم ہے کیونکہ ایک کلرک کی کامیابی کے لیے صرف کام کی مہارت کافی نہیں، بلکہ افسران اور ساتھیوں کے ساتھ تعلقات قائم کرنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ نتیجتاً، کلرک اس طرح دفتر کے ماحول میں مؤثر اور بااعتماد انداز میں کام کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔

پیراگراف 5:

شہر کی جامع مسجد اور بازار

شریف حسین گھر جانے کی بجائے جامع مسجد اور بازار کی طرف جاتے ہیں۔ یہاں ہر قسم کی دکانیں اور لوگ موجود ہیں، جو خرید و فروخت اور دیکھنے کے لیے دلچسپی کا باعث ہیں۔ بازار میں پرانے سامان، کباڑی کی دکانیں اور مختلف اشیاء ان کی توجہ کا مرکز بنتی ہیں۔

تشریح:

یہ پیراگراف ہمیں شریف حسین کے ذہنی اور سماجی منظرنامے سے روشناس کراتا ہے۔ چونکہ وہ دفتر کے بعد گھر جانے کی بجائے بازار کی طرف جاتے ہیں، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کی زندگی میں ایک قسم کی بے فکری اور دلچسپی کا عنصر موجود ہے۔

بازار میں مختلف دکانیں، لوگ اور اشیاء نہ صرف خرید و فروخت کے لیے موجود ہیں بلکہ وہ مشاہدہ کرنے، دیکھنے اور سیکھنے کے مواقع بھی فراہم کرتی ہیں۔

شریف حسین کی توجہ خاص طور پر پرانے سامان اور کباڑی کی دکانوں پر جاتی ہے، جس سے ان کے شوق اور تجسس کا پتا چلتا ہے۔ یہ منظر ان کی شخصیت کی ایک جہت دکھاتا ہے کہ وہ چھوٹی چھوٹی چیزوں میں بھی خوبصورتی اور دلچسپی تلاش کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی یہ پیراگراف ہمیں بتاتا ہے کہ شہر کے بازار نہ صرف اقتصادی سرگرمیوں کا مرکز ہیں بلکہ سماجی اور ثقافتی سرگرمیوں کا بھی اہم حصہ ہیں، جہاں مختلف لوگ اور چیزیں ایک دوسرے سے جڑے ہوتے ہیں۔

■ پیراگراف 6:

سنگ مرمر کا ٹکڑا

شریف حسین کی نظر ایک سنگ مرمر کے ٹکڑے پر پڑتی ہے جو مغل دور کے کسی مقبرے سے آیا ہوا لگتا ہے۔ اس کی نفاست اور خوبصورتی انہیں بہت پسند آتی ہے، اور وہ اسے تین روپے میں خرید لیتے ہیں۔ یہ ٹکڑا ان کے مستقبل کی کامیابی اور ترقی کے خواب کی علامت بن جاتا ہے۔

تشریح:

یہ پیراگراف شریف حسین کی شخصیت کے اندر چھپی خواہشات اور خوابوں کی عکاسی کرتا ہے۔ بازار میں موجود ایک پرانے اور خوبصورت سنگ مرمر کے ٹکڑے پر ان کی نظر پڑنا محض اتفاق نہیں بلکہ ان کے دل کی محبت، نفاست کی پہچان اور شوق کی علامت ہے۔ سنگ مرمر کا ٹکڑا نہ صرف جمالیاتی دلکشی رکھتا ہے بلکہ شریف حسین کے لیے امید اور مستقبل کی کامیابی کی نمائندگی بھی کرتا ہے۔

یہ ٹکڑا خریدنے کے عمل سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنی خواہشات اور دلچسپیوں کے لیے تھوڑی سی قربانی دینے کو تیار ہیں۔ تین روپے کی رقم، جو اس وقت ان کی زندگی میں

بڑی اہمیت رکھتی ہے، خرچ کرنا یہ دکھاتا ہے کہ ان کے دل میں اپنے مستقبل کی ترقی کے لیے جذبات اور عزم موجود ہے۔

مزید برآں، یہ منظر شریف حسین کے اندرونی خیالات اور جذبات کی گہرائی کو واضح کرتا ہے۔ سنگ مرمر کا ٹکڑا ان کے لیے محض ایک چیز نہیں بلکہ ایک علامت ہے، جو انہیں اپنے خوابوں، امیدوں اور ترقی کے سفر کی یاد دلاتا ہے۔ اس طرح، یہ پیراگراف نہ صرف ایک مادی شے کی خریداری بیان کرتا ہے بلکہ اس کے ذریعے انسان کی خواہشات، امید اور ترقی کی امنگوں کو بھی اجاگر کرتا ہے۔

■ پیراگراف 7:

مستقبل کی خیالی تصویر

رات کو چہت پر لیٹے شریف حسین سنگ مرمر کے ٹکڑے پر غور کرتے ہیں اور ترقی کے خواب دیکھتے ہیں۔ وہ سوچتے ہیں کہ ایک دن وہ کلرک درجہ دوم سے ترقی کر کے ہیڈ کلرک یا سپرنٹنڈنٹ بن جائیں گے اور اس ٹکڑے پر اپنا نام کندہ کریں گے۔

تشریح:

یہ پیراگراف شریف حسین کے اندرونی خیالات اور مستقبل کی امنگوں کو عیاں کرتا ہے۔ رات کے اوقات میں چہت پر تنہا بیٹھ کر وہ اپنے ذہن میں کامیابی کی تصاویر تخلیق کرتے ہیں، جو ان کی محنت اور امید کی علامت ہیں۔ سنگ مرمر کا ٹکڑا ان کے لیے صرف ایک مادی شے نہیں، بلکہ ترقی، پہچان اور اپنی محنت کے صلے کی علامت ہے۔ اس منظر سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ شریف حسین محض موجودہ حالات میں مطمئن نہیں ہیں، بلکہ وہ اپنے مستقبل کے بارے میں سوچتے ہیں اور ترقی کی راہ پر گامزن ہونے کی خواہش رکھتے ہیں۔ امتحان میں اکثر یہ سوال پوچھا جا سکتا ہے کہ شریف حسین اپنی ترقی کی خواہش کس طرح ظاہر کرتے ہیں یا وہ سنگ مرمر کے ٹکڑے کو کس مقصد کے لیے استعمال کرنا چاہتے ہیں۔

یہ پیراگراف کردار کی امید، خواب اور اس کے حوصلے کی نمائندگی کرتا ہے، اور قارئین کو یہ سمجھاتا ہے کہ انسان اپنی چھوٹی سی چیز کو بھی کامیابی اور پہچان کی علامت بنا سکتا ہے۔

■ پیراگراف 8:

ابتدائی جوش اور ولولہ

شروع میں شریف حسین ملازم تھے اور کام کرنے کا جوش اور ترقی کی خواہش ان کے دل میں انتہا کو پہنچی ہوئی تھی۔ وہ ہر دن محنت سے کام کرتے اور اپنے آپ کو بہتر بنانے کے لیے لگن دکھاتے۔ مگر دو سال کی کوششوں کے باوجود ترقی نہ ہونے کی وجہ سے ان کا ولولہ رفتہ رفتہ کم ہو گیا اور مزاج میں سکون آچلا۔ مگر سنگ مرمر کے ٹکڑے نے پھر ان کے ذہن میں خوش آئند خیالات کی لہر پیدا کر دی، اور مستقبل کے متعلق امیدیں ہر روز دماغ میں گردش کرنے لگیں۔

تشریح:

یہ پیراگراف شریف حسین کے ابتدائی کیریئر کی تصویر کشی کرتا ہے۔ شروع میں ان کا جوش و ولولہ اس قدر شدید تھا کہ وہ ہر دن اپنے کام میں محنت اور لگن کا مظاہرہ کرتے، اپنی پیشہ ورانہ صلاحیتوں کو بہتر بنانے کے لیے وقت اور توانائی صرف کرتے۔ یہ ان کے عزم اور کامیابی کی خواہش کو ظاہر کرتا ہے۔

مگر دو سال کی مسلسل کوشش کے باوجود ترقی نہ ملنے سے ان کا جذبہ آہستہ آہستہ کم ہو گیا۔ یہاں مصنف نے دکھایا ہے کہ انسان کی حوصلہ افزائی اور جوش کس طرح حالات پر منحصر ہوتا ہے۔ دفتر کی روزمرہ مصروفیات اور محدود کامیابیاں شریف حسین کی روحانی اور ذہنی توانائی کو متاثر کرتی ہیں، جس سے وہ پہلے جیسے پرجوش نہیں رہے۔

سنگ مرمر کا ٹکڑا ایک علامتی عنصر کے طور پر ان کی زندگی میں امید کی نئی کرن لے آیا۔ یہ انہیں مستقبل کے متعلق مثبت سوچ اور ترقی کی نئی تصویر دکھاتا ہے۔ یہ خیال

ان کے ذہن میں روزانہ گردش کرتا رہا، جس سے ان کی زندگی میں دوبارہ حوصلہ اور خواب پیدا ہوئے۔

یہ تشریح امتحان کے لیے اہم ہے کیونکہ سوالات میں اکثر پوچھا جا سکتا ہے کہ شریف حسین کا ابتدائی جوش کیسے تھا، کیوں کم ہوا، اور سنگ مرمر کے ٹکڑے نے ان کی زندگی میں کیا تبدیلی کی۔ یہ پیراگراف نہ صرف کردار کی نفسیاتی جھلک دکھاتا ہے بلکہ امید اور محرکات کے کردار کو بھی واضح کرتا ہے۔

■ پیراگراف 9:

سنگ مرمر پر نام کندہ کرنا

شریف حسین نے مہینہ ختم ہونے پر اپنی پہلی تنخواہ سے سنگ مرمر کے ٹکڑے کو شہر کے ایک ماہر سنگ تراش کے پاس لے جا کر اس پر اپنا نام کندہ کروا لیا۔ سنگ تراش نے چابک دستی سے نام کے ساتھ خوش نما بیلیں بھی تراش دیں۔ اس منظر سے شریف حسین کو پہلی مرتبہ اپنی محنت اور شناخت کا جلی احساس ہوا اور اسے عجیب خوشی محسوس ہوئی۔ یہ واقعہ ان کی ترقی کی امید اور خوابوں کی علامت بن گیا۔

تشریح:

یہ پیراگراف شریف حسین کی زندگی میں ایک اہم موڑ کی نمائندگی کرتا ہے۔ مہینے کی پہلی تنخواہ ان کے لیے نہ صرف مالی فائدہ بلکہ اپنی محنت کی پہچان حاصل کرنے کا موقع بھی تھی۔ انہوں نے اسے ایک سنگ مرمر کے ٹکڑے پر لگایا، جس کی خوبصورتی اور مستقل مزاجی انہیں اپنے آپ پر فخر کا احساس دلاتی ہے۔

سنگ تراش کی مہارت اور چابک دستی سے تیار شدہ کندہ کاری اور خوش نما بیلیں نہ صرف سنگ مرمر کی جمالیات کو بڑھاتی ہیں بلکہ اس میں شریف حسین کی ذاتی شناخت کو بھی مستقل کر دیتی ہیں۔ پہلی بار انہوں نے اپنی محنت کا عملی اور نظر آنے والا ثبوت محسوس کیا، جو ان کے لیے ایک جذباتی اور نفسیاتی کامیابی تھی۔

یہ واقعہ نہ صرف ان کی خوشی کی وجہ بنتا ہے بلکہ ترقی کے خواب کی علامت بھی ہے۔ یہ ظاہر کرتا ہے کہ انسان کی حوصلہ افزائی اور امیدیں چھوٹی کامیابیوں سے کیسے جنم لیتی ہیں۔ سنگ مرمر کے ٹکڑے کے ذریعے شریف حسین نے اپنے مستقبل کے لیے ایک علامتی تصویر قائم کی، جس میں وہ ترقی، پہچان اور خود اعتمادی کے خواب دیکھنے لگے۔

امتحان کے لیے اہم نقطہ یہ ہے کہ سوال میں پوچھا جا سکتا ہے کہ شریف حسین نے سنگ مرمر کے ٹکڑے پر اپنا نام کیوں کندہ کروایا اور اس کا ان کی زندگی پر کیا اثر ہوا۔ اس سے ان کی محنت، پہچان اور ترقی کی خواہش واضح طور پر سامنے آتی ہے۔

■ پیراگراف 10:

کتبہ کی حفاظت اور خیال

سنگ مرمر کا کتبہ کئی جگہوں پر رکھا گیا، کبھی الماری میں، کبھی صندوق میں، تاکہ بچے یا گھر کی دیگر اشیاء سے اس کو نقصان نہ پہنچے۔ ہر شام دفتر سے واپس آتے وقت شریف حسین سب سے پہلے اس کتبہ کی طرف دیکھتے اور اس کی موجودگی سے دفتر کی تھکن کچھ کم محسوس ہوتی۔ کتبہ ان کی امید اور خوشی کی نشانی بن گیا، جو ان کے دل میں ترقی کی خواہش کو زندہ رکھتا تھا۔

تشریح:

یہ پیراگراف شریف حسین کی زندگی میں سنگ مرمر کے کتبہ کی اہمیت اور جذباتی قدر کو واضح کرتا ہے۔ کتبہ نہ صرف ایک مادی شے ہے بلکہ ان کی محنت، پہچان اور ترقی کی علامت بھی ہے۔ وہ اسے مختلف محفوظ مقامات پر رکھتے ہیں تاکہ اس کی حفاظت ہو اور بچوں یا دیگر چیزوں سے نقصان نہ پہنچے۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ شریف حسین اس کتبہ کو اپنے خوابوں اور امیدوں کا عملی ثبوت سمجھتے ہیں۔

کتبہ ان کے لیے روزانہ کی زندگی میں حوصلہ افزائی کا ذریعہ ہے۔ دفتر کی سخت محنت اور تھکن کے بعد گھر آ کر سب سے پہلے اس کتبہ کو دیکھنا ان کے ذہن و دل پر سکون

اور خوشی کا اثر ڈالتا ہے۔ یہ کتبہ ان کے اندر ترقی کی خواہش کو زندہ رکھتا ہے اور انہیں یاد دلاتا ہے کہ ان کی محنت کا نتیجہ ایک دن ضرور سامنے آئے گا۔

امتحان کے لیے اہم نقطہ یہ ہے کہ سوال میں پوچھا جا سکتا ہے کہ شریف حسین کتبہ کو کہاں رکھتے تھے اور اس کی موجودگی ان کی زندگی پر کیا اثر ڈالتی تھی۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انسانی امید اور خوشی چھوٹی شے سے بھی جڑ سکتی ہے، جو حوصلہ بڑھانے اور محنت جاری رکھنے میں مددگار ہوتی ہے۔

■ پیراگراف 11:

دفتر کی زندگی اور محنت

شریف حسین نے کتبہ کی یاد میں محنت جاری رکھی۔ اپنے افسروں کو خوش رکھنے کے لیے وہ دن بھر سخت محنت کرتے اور ساتھیوں کی رہنمائی بھی کرتے۔ بچوں کی تعلیم اور گھر کے معاملات میں بھی وہ اپنی ذمہ داریاں نبھاتے۔ مگر محنت کے باوجود ترقی نہیں ہوئی، جس سے مایوسی اور تھکن میں اضافہ ہوا، اور مستقبل کی وہ سہانی تصویر دھندلی پڑنے لگی۔

تشریح:

یہ پیراگراف شریف حسین کی محنت، ذمہ داری، اور روزمرہ کے چیلنجز کو واضح کرتا ہے۔ کتبہ کی موجودگی ان کے لیے حوصلے کا ذریعہ ہے، مگر حقیقت کی مشکلات اور ترقی نہ ہونے کی وجہ سے ان کے اندر مایوسی بڑھنے لگتی ہے۔

دفتر میں وہ اپنے افسروں کو خوش رکھنے کے لیے مسلسل محنت کرتے اور ساتھیوں کی رہنمائی بھی کرتے ہیں، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ نہ صرف اپنے کام بلکہ ٹیم ورک اور ذمہ داریوں میں بھی مخلص ہیں۔ گھر پر بھی وہ بچوں کی تعلیم، گھر کے انتظام اور دیگر امور میں دل جمعی سے حصہ لیتے ہیں، جو ان کی لگن اور دیانتداری کو ظاہر کرتا ہے۔

لیکن، محنت کے باوجود ترقی نہ ملنے سے ان کی توقعات اور خواب دھندلے پڑنے لگتے ہیں۔ اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ انسان کی محنت اور ولولہ وقتی کامیابی کے بغیر کبھی کبھار مایوسی میں بدل سکتا ہے۔ امتحان میں سوال ہو سکتا ہے کہ شریف حسین کی محنت کے باوجود ان کے خواب کیوں دھندلے پڑ گئے اور ان کی زندگی میں مایوسی کیسے آئی۔ یہ حصہ ان کی روزمرہ جدوجہد اور امید و مایوسی کے درمیان کشمکش کو ظاہر کرتا ہے۔

پیراگراف 12:

عارضی ترقی اور خوشی

کچھ برس بعد شریف حسین کو افسروں کی طرف سے تین ماہ کے لیے عارضی طور پر درجہ اول کے کلرک کی جگہ دی گئی۔ اس موقع پر وہ بے حد خوش ہوئے اور بیوی کو یہ خبر دینے پیدل گھر چل پڑے۔ اس کے بعد انہوں نے نیلام گھر سے سستی میز اور گھومنے والی کرسی خریدی اور کتبہ دوبارہ سامنے رکھ دیا۔ یہ چھوٹا سا عہدہ اور کتبہ ان کے لیے ترقی کی خوشی کی علامت بن گیا، حالانکہ اصل ترقی نہ ہوئی۔

تشریح:

یہ پیراگراف شریف حسین کی عارضی ترقی اور خوشی کی کیفیت کو ظاہر کرتا ہے۔ چند ماہ کے لیے درجہ اول کا عہدہ انہیں ایک وقتی کامیابی اور اعتماد کا احساس دلاتا ہے۔ اس خوشی میں وہ اپنی بیوی کو خبر دینے کے لیے پیدل گھر کی جانب چل پڑتے ہیں، جو ان کے دل کی خوشی اور فطری جذبات کی عکاسی کرتا ہے۔

اسی دوران انہوں نے نیلام گھر سے سستی میز اور گھومنے والی کرسی خریدی اور سنگ مرمر کے کتبہ کو دوبارہ سامنے رکھ دیا۔ کتبہ ان کے لیے ہمیشہ ایک امید اور محنت کی علامت رہا ہے، اور اسے سامنے رکھنے سے وہ اپنی چھوٹی چھوٹی کامیابیوں اور خوشی کو محسوس کرتے ہیں۔

یہ واقعہ یہ بھی واضح کرتا ہے کہ عارضی ترقی اور چھوٹے مواقع بھی انسان کی خوشی اور امید کی توانائی بڑھا سکتے ہیں، چاہے اصل ترقی ابھی نہ ہوئی ہو۔ امتحان میں سوال ہو سکتا ہے کہ شریف حسین کو عارضی ترقی کی خوشی کیوں محسوس ہوئی اور کتبہ اس موقع پر ان کے لیے کس معنی رکھتا ہے۔

■ پیراگراف 13:

تنخواہ اور زندگی کے چیلنجز

وقت گزرتا گیا، شریف حسین کی تنخواہ معمولی اضافہ کے ساتھ تھی اور وہ بچوں کی تعلیم و گھر کے خرچ نکالتے رہے۔ کتبہ کئی جگہیں بدلتا رہا، کبھی الماری میں، کبھی صندوق میں، مگر ان کے دل میں امید کی روشنی برقرار رہی۔ وقت کے ساتھ وہ اور ان کے بچے بڑھتے گئے، اور زندگی کی ذمہ داریاں زیادہ بڑھ گئیں۔

تشریح:

یہ پیراگراف شریف حسین کی زندگی کے بڑھتے ہوئے چیلنجز اور روزمرہ کے مسائل کو واضح کرتا ہے۔ ان کی تنخواہ میں صرف معمولی اضافہ ہوتا رہا، جس سے صرف گھر کے ضروری اخراجات اور بچوں کی تعلیم کا انتظام ہوتا۔ یہ حقیقت ظاہر کرتی ہے کہ زندگی میں محنت کے باوجود ترقی کی رفتار ہمیشہ تیز نہیں ہوتی، اور اکثر انسان کو صبر اور مستقل مزاجی کے ساتھ اپنی ذمہ داریوں کو نبھانا پڑتا ہے۔

کتبہ، جو پہلے ان کی امید اور خوشی کی علامت تھا، مختلف جگہوں پر رکھا جاتا رہا، لیکن اس کی موجودگی شریف حسین کے دل میں ہر وقت امید کی روشنی برقرار رکھتی رہی۔ یہ دکھاتا ہے کہ خواہ زندگی میں مشکلات بڑھ جائیں، لیکن انسان کے دل میں امید اور خوابوں کی جڑیں مضبوط رہتی ہیں۔

وقت کے ساتھ شریف حسین اور ان کے بچے دونوں بڑے ہوتے گئے، اور زندگی کی ذمہ داریاں بڑھتی گئیں۔ بچوں کی تعلیم، گھر کے اخراجات، اور روزمرہ کی زندگی کے

تقاضے ان کی زندگی میں ایک مستقل دباؤ بن گئے، لیکن وہ ہر حال میں اپنی محنت اور کوشش کو جاری رکھتے ہیں۔

■ پیراگراف 14:

زندگی کا اختتام اور کتبہ کی یاد

پنشن حاصل کرنے کے بعد شریف حسین کا بڑھاپا شروع ہوا اور بیماری نے ان کی طاقت کم کر دی۔ ایک سرد جاڑے کی رات ان کی موت ہو گئی۔ ان کے انتقال کے بعد بڑا بیٹا کتبہ ملا اور اس پر والد کا نام دیکھ کر آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ بیٹے نے کتبہ کی ترمیم کروا کر اسے والد کی قبر پر نصب کیا۔ یہ کتبہ نہ صرف شریف حسین کی محنت اور خوابوں کی یادگار بنا بلکہ آنے والی نسل کے لیے ان کی پہچان کا ثبوت بھی بن گیا۔

تشریح:

یہ پیراگراف شریف حسین کی زندگی کے اختتام اور ان کی محنت کی یادگار کو بیان کرتا ہے۔ پنشن حاصل کرنے کے بعد، وہ بڑھاپے اور بیماری کے اثرات کے ساتھ زندگی کے آخری مراحل میں داخل ہوئے، جو انسانی زندگی کے فطری تقاضوں اور حقیقت کو ظاہر کرتا ہے۔ سرد جاڑے کی رات میں ان کا انتقال، زندگی کی ناپائیداری اور انسان کی موت کی حقیقت کو واضح کرتا ہے۔

ان کے انتقال کے بعد بڑا بیٹا کتبہ دیکھتا ہے اور والد کا نام پڑھ کر جذباتی طور پر متاثر ہوتا ہے۔ یہ لمحہ والد اور اولاد کے تعلقات کی اہمیت اور محبت کو اجاگر کرتا ہے۔ بیٹے کی جانب سے کتبہ کی ترمیم کروا کر اسے والد کی قبر پر نصب کرنا، شریف حسین کی محنت، خوابوں اور شناخت کی حفاظت کی علامت ہے۔

کتبہ نہ صرف شریف حسین کی ذاتی کامیابی اور محنت کی یادگار بن گیا بلکہ آنے والی نسل کے لیے ان کی پہچان اور مثال کا ذریعہ بھی بن گیا۔ یہ دکھاتا ہے کہ محنت، امید، اور خواب انسان کی زندگی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں اور حتیٰ کہ زندگی کے اختتام کے بعد بھی ان کی یادگار قائم رہتی ہے۔

یہ پیراگراف امتحان میں یہ سوال پیدا کر سکتا ہے کہ کتبہ شریف حسین کی زندگی میں اور بعد از موت کس طرح اہمیت رکھتا ہے اور آنے والی نسل کے لیے اس کا کیا پیغام ہے۔

مشق

معروضی سوالات:

1. شریف حسین کو تانگے میں سوار ہونے کا لطف کب ملتا تھا؟

(الف) مہینے کے آخری روز

(ب) مہینے کے ابتدائی روز

(ج) مہینے کے وسط میں

(د) مہینہ بھر

2. شریف حسین کی جیب میں کچھ رقم کیوں تھی؟

(الف) اس نے بچت کی تھی

(ب) اسے تنخواہ دیر سے ملی تھی

(ج) کہیں سے قرض مل گیا تھا

(د) اس کی بیوی اور بچے میکے گئے ہوئے تھے

3. کلرکوں میں لوگ کون شامل تھے؟

(الف) نئے بھرتی ہونے والے

(ب) ادھیڑ عمر

(ج) عمر رسیدہ

(د) ہر عمر کے

4. شریف حسین کے خیال میں سنگ مرمر کے ٹکڑے کا مصرف کیا تھا؟

(الف) کسی کو تحفہ دیا جائے

(ب) صدر دروازے پر لگایا جائے

(ج) مطالعے کی میز پر رکھا جائے

(د) منڈیر پر سجا دیا جائے

5. شریف حسین کی موت کے بعد سنگ مرمر کا ٹکڑا کیا بنا؟

(الف) یوں ہی گھر میں پڑا رہا

(ب) کہیں گم ہو گیا

(ج) بیچ دیا گیا

(د) اس کی قبر کا کتبہ بنا

مختصر سوالات:

1. شریف حسین اپنے دفتر میں کس حیثیت سے ملازم تھا؟

جواب:

شریف حسین دفتر میں کلرک درجہ دوم کے طور پر کام کرتے تھے۔ وہ اپنی محنت اور لگن سے کام کرتے تھے مگر ابتدائی دو سال میں ترقی نہ ہونے کے باعث ان کا جوش رفتہ رفتہ کم ہوا۔

2. کلرکوں کی ٹولیاں میں کس طرح کے لوگ شامل تھے؟

جواب:

کلرکوں کی ٹولی میں ہر عمر کے لوگ شامل تھے – نوجوان، ادھیڑ عمر اور عمر رسیدہ۔ ان کے لباس، رویے اور پیشہ ورانہ تربیت مختلف تھی، جو ان کی شخصیت اور تجربے کو ظاہر کرتے تھے۔

3. شریف حسین نے سنگ مرمر کے نفیس ٹکڑے کا کیا استعمال سوچا تھا؟

جواب:

شریف حسین نے سوچا کہ وہ سنگ مرمر کے ٹکڑے پر اپنا نام کندہ کرائیں گے اور اسے اپنی محنت، شناخت اور ترقی کی علامت کے طور پر رکھیں گے۔ وہ اسے اپنی مطالعے کی میز یا محفوظ جگہ پر رکھ کر ہر روز دیکھتے رہیں گے تاکہ امید اور خوشی محسوس ہو۔

4. شریف حسین کی موت کن حالات میں واقع ہوئی؟

جواب:

شریف حسین کی موت اپنے بڑھاپے میں ایک سرد جاڑے کی رات، سرد ہوا میں نکلنے کے بعد نمونیا کے باعث ہوئی۔ بیٹوں نے علاج کیا مگر وہ افاقہ نہ پاسکے۔

5. شریف حسین کی موت کے بعد اس کا بڑا بیٹا سنگ مرمر کے ٹکڑے کو کس مصرف میں لایا؟

جواب:

شریف حسین کے بڑے بیٹے نے سنگ مرمر کے ٹکڑے پر والد کا نام دیکھ کر اس کی ترمیم کروائی اور پھر اسے والد کی قبر پر نصب کیا۔ اس طرح یہ ٹکڑا شریف حسین کی محنت، شناخت اور یادگار بن گیا۔

Copyright Policy

© 2026 **Studynotes360.com**. All Rights Reserved.

All notes, study materials, MCQs, explanations, and other educational content available on Studynotes360.com are the intellectual property of Studynotes360.com and author **Muhammad Asghar**.

These materials are provided for educational purposes only. No part of this content may be copied, reproduced, republished, or used for commercial purposes without prior written permission from **Studynotes360.com**.

